نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1690

تاریخ اجراء: 08ذوالقعدۃالحرام1444ھ/29مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بعد میں آنے والے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُنہیں بقیہ نماز پڑھنے میں بلند ذکر کی وجہ سے آزمائش کا سامنا ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا قرآن پاک اور احادیث طیبہ صحیحہ سے ثابت ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ اتنی بلند آواز نہ ہو کہ بقیہ نماز پڑھنے والوں کو آزمائش کا سامنا ہو یا وہ قراءت ہی بھول جائیں۔ اس انداز میں بلند ذکر کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، جس سے کسی نمازی وغیرہ کو تکلیف ہو۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کے متعلق جزئیات:

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:﴿فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ﴾ترجمہ کنزالایمان: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے۔(سورۃالنساء،پ05، آیت103)

اس کے تحت صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ خزائن العرفان میں تحریر فرماتے ہیں: "مسئلہ: اس سے نمازوں کے بعد بغیر فصل کے کلمہ توحید پڑھنے پر استدلال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ مشائخ کی عادت ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ مسئلہ: ذکر میں تسبیح، تحمید، تہلیل، تکبیر، ثناء، دعا سب داخل ہیں۔" (خزائن العرفان،سورۃالنساء،پ05، آیت103)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے (واللفظ للاول) "أن ابن عباس رضی اللہ عنہما، أخبرہ: أن رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن

عباس: کنت أعلم إذا انصرفوا بذلک إذا سمعته "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے غلام کو بتایا کہ لوگوں کے فرض نماز سے فارغ ہونے کے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے زمانے میں تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا میں جب ذکر سنتا تھا تو جان لیتا تھا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، ج1، ص168، دار طوق النجاۃ)

بخاری شریف کی عربی شرح فتح الباری لابن رجب میں نماز کے بعد خاص تعداد یعنی تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی فضیلت بھی مذکور ہے چنانچہ شارح بخاری علامہ ابن رجب حنبلی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”((من قال في دبر الصلوات، وإذا أخذ مضجعه: الله أكبر كبيراً، عدد الشفع والوتر، وكلمات الله الطيبات المباركات - ثلاثاً -، ولا إله إلا الله - مثل ذلك - كن له في القبر نوراً، وعلى الحشر نوراً، وعلى الصراط نوراً، حتى يدخل الجنة))“ ترجمہ: جو نماز کے بعد اور سونے سے پہلے "اللہ اکبر کبیرا" جفت اور طاق عدد میں اور "کلمات اللہ الطیبات المبارکات" تین بار اور "لا إله إلا الله" تین بار پڑھے گا تو یہ اذکار اُس کے لیے قبر میں نور، حشر میں نور اور پُل صراط پر نور ہوں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (فتح الباری لابن رجب، کتاب الصلوۃ، باب الذکر بعد الصلوۃ، ج7، ص397، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، المدینۃ النبویۃ)

اور یہی روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفا مروی ہے "حدثنا يزيد بن هارون، أخبرنا مسعر، عن محمد بن عبد الرحمن، عن طيسلة، عن ابن عمر، قال: "من قال دبر كل صلاة، وإذا أخذ مضجعه: الله أكبر كبيرا عدد الشفع، والوتر، وكلمات الله التامات الطيبات المباركات، ثلاثا، ولا إله إلا الله مثل ذلك، كن له في قبره نورا، وعلى الجسر نورا، وعلى الصراط نورا حتى يدخلنه الجنة أو يدخل الجنة" (ترجمہ پہلی روایت میں گزر چکا۔) (مصنف ابن ابی شیبہ، ج06، ص32، مکتبۃ الرشد، الریاض)

بلند آواز سے ذکر کرنے میں کسی نمازی وغیرہ کو تکلیف نہ ہو، اس حوالے سے جزئیات:

مسند احمد کی حدیث پاک ہے: ”عن علي، قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يرفع الرجل صوته بالقرآن قبل العشاء وبعدها، يغلط أصحابه وهم يصلون“ ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص عشاء سے پہلے اور بعد بلند آواز سے تلاوت

کرے کہ وہ اپنے ساتھی نمازیوں کو مغالطہ میں ڈال دے۔(مسند احمد، جلد2، صفحہ90، رقم الحدیث663، مؤسسة الرسالة، بیروت)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ : "ایک یا زیادہ شخص نماز پڑھ رہے ہیں یا بعدِ جماعت نماز پڑھنے آئے ہیں اور ایک یا کئی لوگ بآوازِ بلند قرآن یا وظیفہ یعنی کوئی قرآن کوئی وظیفہ پڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ مسجد بھی گونج رہی ہے تو اس حالت میں کیا حکم ہونا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ آدمی کا خیال بدل جاتا ہے اور نماز بھول جاتا ہے؟"

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب ارشاد فرمایا: ”جہاں کوئی نماز پڑھتا ہو یا سوتا ہو کہ بآواز پڑھنے سے اُس کی نماز یا نیند میں خلل آئے گا وہاں قرآن مجید و وظیفہ ایسی آواز سے پڑھنا منع ہے، مسجد میں جب اکیلا تھا اور بآواز پڑھ رہا تھا جس وقت کوئی شخص نماز کے لئے آئے فوراً آہستہ ہو جائے“(فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ100، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net